سوال

(324) وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کی زندگی میں اس کی شادی شدہ صاحب اولاد بیٹی فوت ہوگئی، اس کے بعد وہ خود بھی فوت ہوگیا، اس کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا زندہ ہے جبکہ فوت شدہ بیٹی کا ایک بیٹا اور بیٹی موجود ہے۔ بیوی بھی حیات ہے، اس صورت میں فوت ہونے والے کی جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی، اس کا نواسا اور نواسی بھی دعویدار ہیں کہ ہمیں بھی اس جائیداد سے حصہ دیا جائے، کتاب وسنت کے مطابق اس کا حل بتائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وسنت کے مطابق جائیداد کی تقسیم کا ایک اصول یہ ہے کہ میت کے ساتھ اگر کسی کا قریبی رشتہ ہے تو اس کی موجودگی میں دور والا رشتہ دار محروم ہوتا ہے۔ مثلاً بیٹے کی موجودگی میں اس کا پوتا اور بیٹی کی موجودگی میں اس کا نواسا وغیرہ محروم ہوتے ہیں، چونکہ صورت مسؤلہ میں میت کے قریبی رشتہ دار بیٹا اور بیٹیاں موجود ہیں اس لیے ان کی موجودگی میں نواسا اور نواسی محروم ہیں، ہاں اگر ان کی والدہ مرحوم کی وفات کے بعد فوت ہوتی تو نواسے اور نواسی کو اپنی ماں کا حصہ ملنا تھا لیکن وہ اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوگئی لہذا اسے یا اس کی اولاد کو مرحوم کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا، سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کی وفات کے بعد اس کی بیوی، بیٹا اور پانچ بیٹیاں زندہ ہیں۔ انہیں حسب ذیل تفصیل سے حصہ دیا جائے گا۔

1 خاوند اگر صاحب اولاد ہو تو اس کی جائیداد سے ایک بیوی یا متعدد بیویوں کو آٹھواں حصہ ملتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اگر تمہاری اولاد ہے تو بیویوں کے لیے آٹھواں حصہ ہے۔‘‘ [1]

بیوی کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد باقی جائیداد اولاد میں اس طرح تقسیم کی جائے کہ بیٹے کو بیٹی کے مقابلہ میں دوگنا حصہ ملے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوگا۔‘‘ [2]

آسانی کے پیش نظر کل جائیداد کے آٹھ حصے کر لیے جائیں، ان میں سے ایک بیوی کو، دو حصے بیٹے کو اور ایک ایک حصہ ہر بیٹی کو دے دیا جائے، نواسا اور نواسی کو اس جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا، اگر مرحوم کی اولاد اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہیں تو الگ بات ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]النساء : ۱۲۔

[2]النساء : ۱۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:294

محدث فتویٰ